بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

REGD. No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

387

ربوہ

روزنامہ

الفضل

یوم شنبہ

۹ رمضان المبارک ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۲ آنہ

جلد ۴۵/۱۰ | ۲۱ شہادت ۱۳۳۵ ہش | ۲۱ اپریل سنہ ۱۹۵۶ء | نمبر ۹۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۰ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

"صحت اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں:

حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ کو تا حال بخار کی شکایت ہے۔ احباب سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں:

مصر اور اسرائیل کے درمیان سرحدوں کے احترام کے متعلق غیر مشروط سمجھوتہ

بیت المقدس میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ کا اعلان

بیت المقدس ۲۰ اپریل۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ڈاگ ہمرشولڈ نے کل یہاں اعلان کیا کہ مصر اور اسرائیل ایک دوسرے کے خلاف جنگی سرگرمیوں سے باز رہنے اور سرحدوں کا پورا احترام کرنے کے بارے میں غیر مشروط طور پر رضامند ہو گئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان کی درخواست پر اسرائیل کے وزیر اعظم مسٹر بن گوریان نے لڑائی بند کرنے کے متعلق ایک متن منظور کر لیا ہے۔ اس متن کو مصر کے وزیر اعظم کرنل جمال عبد الناصر پہلے ہی منظور کر چکے ہیں۔ اس سمجھوتہ کے تحت دونوں حکومتوں نے اس بات پر رضامندی ظاہر کر دی ہے کہ دونوں ملکوں کی سرحدی فوجیں نہ ایک دوسرے پر گولی چلائیں گی۔ اور نہ ایک دوسرے کے علاقہ میں داخل ہوں گی۔ اس سمجھوتے پر گزشتہ رات سے عملدرآمد شروع ہو گیا ہے۔ مسٹر ہمرشولڈ جو امن کے مشن پر یہاں آئے ہوئے ہیں۔ اسرائیل کے وزیر اعظم اور دیگر حکام سے بات چیت مکمل کرنے کے بعد اب اردن اور شام کے دورے پر روانہ ہونے والے ہیں۔ وہاں وہ ان ملکوں کے زعماء سے فلسطین کے مسئلہ پر بات چیت کریں گے:

امریکہ معاہدۂ بغداد کی تنظیم سے فوجی رابطہ قائم کریگا

امریکہ کے مبصر اعلیٰ مسٹر لائے ہنڈرسن کا بیان

تہران ۲۰ اپریل۔ امریکہ نے معاہدہ بغداد کی تنظیم سے فوجی رابطہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس امر کا انکشاف بغداد کونسل میں امریکہ کے مبصر اعلیٰ مسٹر لائے ہنڈرسن نے کل ایک پریس کانفرنس میں کیا۔ انہوں نے کہا امریکہ معاہدہ بغداد کے مستقل صدر مقام میں فوجی رابطہ کا ایک دفتر قائم کرے گا۔ اور اس بارے میں تنظیم کی پوری مدد کرے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ معاہدۂ بغداد کی صورت میں مشرق وسطیٰ کے لوگوں کو جارحانہ کارروائی سے محفوظ رکھنے کی کافی ضمانت دی گئی ہے:

— رباط ۲۰ اپریل۔ مراکش کے شہزادہ مولائے حسن نے کہا ہے۔ کہ آئندہ ماہ کی ۱۲ تاریخ تک مراکش کی اپنی فوج بن جائے گی۔ ابتداءً اس کی تعداد ۱۵ ہزار ہوگی:

محمد علی ۱۷ مئی کو پیکنگ پہنچیں گے

پیکنگ ۲۰ اپریل۔ یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ وزیر اعظم پاکستان چوہدری محمد علی چین کے دو ہفتہ کے سرکاری دورے پر آئندہ ماہ کی ۱۷ تاریخ کو پیکنگ پہنچ رہے ہیں۔ اس دورے میں وزیر خارجہ حمید الحق چوہدری بھی ان کے ہمراہ ہوں گے۔ حکومت چین کی دعوت پر آپ یہ دورہ کر رہے ہیں:

اسی ہزار روپیہ یومیہ زرمبادلہ کی بچت

کراچی ۲۰ اپریل۔ ایک سرکاری اندازے کے مطابق سال رواں کے آخر تک سوئی گیس کا روزانہ خرچ ۴ کروڑ مکعب فٹ تک پہنچ جائے گا جس سے پاکستان کا اسی ہزار روپیہ یومیہ کا زرمبادلہ بچے گا:

— برن ۲۰ اپریل۔ مسٹر حسین شہید سہروردی آجکل پرتگال میں ہیں۔ کل انہوں نے پرتگال کے وزیر خارجہ سے ملاقات کی:

اٹلی اور پاکستان کے درمیان تجارتی سمجھوتہ

دونوں حکومتوں نے منظوری دیدی

کراچی ۲۰ اپریل۔ اس سال کے شروع میں پاکستان اور اٹلی کے درمیان ایک تجارتی سمجھوتے پر دستخط ہوئے تھے اب دونوں حکومتوں نے اس کی منظوری دے دی ہے۔ یہ سمجھوتہ ایک سال تک نافذ رہے گا۔ اس کے تحت پاکستان پٹ سن روئی چائے اور کھیلوں کا سامان برآمد کریگا جو چیزیں اٹلی سے پاکستان آئیں گی۔ ان میں لوہا۔ فولاد کے پائپ مشین مشینری اور بجلی کا سامان شامل ہے:

روس اور کینیڈا کا تجارتی معاہدہ

اوٹاوہ ۲۰ اپریل۔ کینیڈا کی پارلیمنٹ نے روس اور کینیڈا کے تجارتی معاہدے کی توثیق کر دی ہے۔ اس معاہدے پر ۲۹ فروری کو دستخط ہوئے تھے۔ معاہدہ کے تحت آئندہ تین سال میں کینیڈا سے باوہ لاکھ ٹن گندم خریدے گا۔

آسٹریلیا اور پاکستان کا ٹسٹ میچ

کراچی ۲۰ اپریل۔ آسٹریلیا کی کرکٹ ٹیم انگلستان کا دورہ ختم کرنے کے بعد کراچی میں جو ٹسٹ میچ کھیلے گی۔ اس کی تاریخ کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ میچ پانچ روزہ ہوگا۔ اور ۱۲ اکتوبر سے شروع ہوگا۔ آسٹریلوی ٹیم مدراس کلکتہ اور دہلی میں بھی تین ٹسٹ میچ کھیلے گی۔

ناگاؤں کا اعلان آزادی

شیلانگ ۲۰ اپریل۔ ہندوستانی فوج کے دو افسروں نے بتایا ہے۔ کہ ناگا قبیلیوں نے ۲۰ مارچ سے اپنی آزادی کا اعلان کر دیا ہے۔ اور اپنا الگ ملک بنا لیا ہے۔

سحر و افطار

تاریخ	سحری	افطار
۹ رمضان المبارک	۴ بجکر ۹ منٹ	۶ بجکر ۵۴ منٹ

فون نمبر ۲۶۲۳

فرحت علی جیولرز

انارکلی لاہور

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر۔ بی اے۔ ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ر اپریل ۱۹۵۶ء

متعصبانہ لٹریچر

ذیل میں ہم ۱۸ر اپریل ۱۹۵۶ء کے روزنامہ نوائے پاکستان لاہور سے ایک اداریتی نوٹ نقل کرتے ہیں :۔

"ایک ناپاک تصنیف

ہندوستان میں اس وقت عام لوگوں کے لئے عموماً اور طلبائے مدارس کے لئے خصوصاً ایسی کتابیں شائع کی جا رہی ہیں۔ جو بھارت کے غیر مسلم باشندوں کو اسلام اور مسلمانوں کا دشمن بنا دیں۔ اور مذہبی بنیادوں پر ایک ایسی عداوت اور ایسی جنگ کو فروغ دیں۔ جو کبھی ختم نہ ہو سکے۔ اس سے پیشتر بھارتی سکولوں میں پڑھائی جانے والی ایک کتاب "ہندوستان کی قومی تاریخ" پر تنقید کی جا چکی ہے۔ آج ایک اور زہریلی تصنیف کا علم ہوا ہے۔ جس کا نام "دنیا کی اصلی تاریخ" ہے۔ یہ کتاب چار زبانوں ہندی۔ گورمکھی۔ اردو اور گجراتی میں چھاپی گئی ہے۔ اور ہندوستان کے بہت سے مدارس میں پڑھائی جاتی ہے۔ اس شر انگیز کتاب میں جہاں دوسرے ممالک کے غلط حالات درج کئے گئے ہیں۔ وہاں عرب کے دورِ نبویؐ اور عہدِ خلافت کے حالات نہایت مذموم صورت میں توڑ موڑ کر اور خود گھڑ کر لکھے گئے ہیں۔ جن کا حقائق سے کوئی تعلق نہیں۔ اس کے چند نمونے ملاحظہ کیجئے (نقل کفر کفر نباشد)

"محمد (صلعم) نبوت کا دعویٰ کرتے ہی باغی ہو گیا۔ اس نے عرب بادشاہ کو قتل کر دیا۔ اور خود تخت پر قبضہ کر لیا۔ اس نے لوگوں کو مسلمان بنانے کے لئے اتنی سخت "تلوار چلائی کہ عرب کا ریگستان خون سے لت پت ہو گیا۔"

محمد جی کے خلیفوں نے لوگوں پر طرح طرح کے ظلم کئے۔ انہوں نے اپنا رعب جمانے اور اپنی حکومت کا سکہ بٹھانے کے لئے ایسے لوگوں کو بھی قتل کیا۔ جو محمدؐ سے سچی محبت رکھتے ہیں۔ اور ان کی خدمت میں لگے رہتے تھے۔ ان لوگوں میں جن کو خلیفوں نے قتل کیا، یہ نام خاص قابل ذکر ہیں۔ معاویہ۔ حسن۔ حسین۔ ابو حنیفہ۔ فاطمہ محی الدین جیلانی وغیرہ۔ عرب کے مسلمان حاکم اپنے پیغمبر محمد کے زمانے میں اور اس کے بعد بھی جارحانہ حملے کر کے ملکوں کو فتح کرتے اور لوگوں کو ناحق موت کے گھاٹ اتارتے رہے۔ اور ان کی جائیدادیں لوٹتے رہے۔

ایک شخص نعمان نے قرآن کے خلاف فقہ کی کتاب لکھی۔ عرب کے خلیفہ ابو بکر نے اس کو قتل کرا کے اس کے گوشت کا قیمہ بنایا۔ اور اس کو پکا کر کتوں کے آگے ڈالا۔ پھر خوب تالیاں بجائیں۔

ساری کتاب ایسی ہی خرافات سے پُر ہے جس کا مصنف کوئی رین بسی ساگری اور ناشر بابو لال بک سیلر لوٹر بازار کانپور ہے۔ افسوس ہے کہ انڈیا کی سکولر گورنمنٹ امن و اتحاد کے دعوے کرنے کے ساتھ ایسی کتابیں چھپوا کر مسلمانوں کی دلآزاری کر رہی ہے۔ کاش کہ وہ ان کے لئے منسوخی کا حکم صادر کرے۔ اور اپنی غالب اقلیت کے جذبات کو مجروح نہ کرے ہم حکومت پاکستان کو بھی توجہ دلانا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کہ وہ بھی ادھر متوجہ ہو۔ اور حکومت ہند کو توجہ دلا کر اس کتاب کو فوری طور پر ضبط کرانے کی کوشش کرے۔"

(نوائے پاکستان لاہور مورخہ ۱۸ر اپریل ۱۹۵۶ء)

اگر واقعی یہ صحیح ہے۔ تو اس سے بڑھ کر متعصبانہ اور ظالمانہ کوئی حرکت نہیں ہو سکتی۔ ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ بھارت کے متعصب ہندو جو در اصل ملک کو دو حصوں میں تقسیم کرانے کے ذمہ دار ہیں۔ ابھی تک اپنی ماؤف ذہنیت کا مظاہرہ کرتے چلے جاتے ہیں۔ بلکہ پہلے سے بھی زیادہ۔ ایسے جھوٹے اور غلط واقعات درسی تاریخی کتابوں میں شامل کر کے یہ لوگ نہ صرف اپنی ماؤف ذہنیت کا ثبوت بہم پہنچاتے ہیں۔ بلکہ اپنی آئندہ نسلوں کی ذہنیت کو بھی ماؤف کرنا چاہتے ہیں۔

سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا یہ لوگ اپنے ملک کی خاطر ایسا کرتے ہیں۔ یا اپنے مذہب کی خاطر۔ مگر خواہ کسی کی خاطر وہ ایسا کر رہے ہوں۔ وہ اسلام اور شاید مسلمانوں کو تو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ البتہ وہ اپنے ملک و قوم کو تباہی کی طرف ضرور لے جا رہے ہیں۔ کیونکہ یقیناً یہ لوگ اپنی قوم کے کیریکٹر کو پستی کی طرف لے جا رہے ہیں۔ اور انہیں صحیح علم سے بالکل عاری بنا دینا چاہتے ہیں۔ اور جہاں تک مذہب کا سوال ہے۔ یقیناً ایسے لوگ اپنے مذہب کو بھی تباہی کے گڑھے میں ڈال رہے ہیں۔

ایسی کتابوں کی اشاعت اور پھر انہیں سکولوں کالجوں میں کورس مقرر کرنا اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بھارت میں چند لوگ ہی ماؤف ذہنیت کے مالک نہیں۔ بلکہ آوے کا آوہ ہی بڑی حد تک خراب ہو چکا ہے۔ واقعی یہ بھارت ہی کے نہیں بلکہ تمام دنیا کے مسلمانوں کے لئے سخت امتحان کا وقت ہے۔ اور خود بھارت کے بین الاقوامی وقار کو بھی سخت دھچکا لگانے والا ہے۔ ہم حیران ہیں۔ کہ بھارت جو مشرق وسطیٰ کے اسلامی ممالک میں رسوخ پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ایسی کتابوں کی اشاعت اور ان کے سکولوں کالجوں میں پڑھانے کی کس طرح اجازت دے رہا ہے۔ ابھی چند ہی دن ہوئے ہیں۔ کہ اس کی دعوت پر شاہ سعود اور شاہ ایران بھارت کا دورہ کر چکے ہیں۔

ہم پنڈت نہرو اور دوسرے مقتدر بھارتی لیڈروں کی توجہ اس طرف مبذول کراتے ہیں۔ اور امید رکھتے ہیں۔ کہ وہ اس شرارت کو جلد از جلد بند کرانے کے لئے موثر اور فوری اقدام لیں گے۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ اسلام کو جو اللہ تعالیٰ کا دین ہے۔ ایسی بیہودگیوں سے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ بلکہ وہ غیر مسلم لوگ جو اسلام اور صدرِ اول کی تاریخ کا صحیح زاویوں سے مطالعہ کرتے ہیں۔ وہ اس خرافات کو دیکھ کر اپنی قومی ذہنیت کا ضرور ماتم کریں گے۔

آخر میں ایک بات ہم بعض مسلمانوں خاص کر پاکستان کے بعض مسلمانوں کی خدمت میں بھی عرض کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ ہمارے بیشتر تاریخ دانوں اور نام نہاد اسلامی رہنماؤں نے صدرِ اول کی تاریخ ایسے انداز سے پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ دشمنانِ اسلام کو اسلام کے خلاف ایسی خرافات بکنے کا سوراخ مل جاتا ہے۔ افسوس ہے۔ کہ ہماری تاریخ ازمنہ وسطیٰ کے جذبات کے زیر اثر تقریباً تمام کی تمام رزمیہ کے انداز میں لکھی گئی ہے۔ ہم جنگوں اور جھڑپوں سے شروع کرتے ہیں۔ اور انہیں پر ختم کر دیتے ہیں۔ اگر چند سیرت کی کتابوں مثلاً مولانا شبلی وغیرہ کی تصانیف کو چھوڑ دیا جائے۔ تو باقی مسلمانوں کی تمام تاریخ "شاہنامہ" کے رنگ میں رنگی ہوئی ہے۔ اور ایسی تصانیف کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ ہمارے بعض بڑے بڑے رہنما اسلام کو صرف شہبازوں اور شاہینوں کے دین کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ جناب حفیظ صاحب جالندھری نے تو شاہنامہ اسلام ہی لکھ دیا ہے۔ ہمیں اس پر یہ اعتراض نہیں ہے۔ کہ یہ انداز کیوں اختیار کیا جاتا ہے۔ بلکہ ہمیں افسوس اس بات کا ہے۔ کہ صرف اسلامی اصولوں کے نقطہ نظر سے بہت کم لکھا گیا ہے۔ ہم نے اپنے باجبروت بادشاہوں اور شہنشاہوں کے حالات اور ان کی فتوحات کے تذکرے تو بے شک محفوظ کر لئے ہیں۔ پھر ہم نے صدرِ اول کی جنگوں غزوات و سرایا کی تفصیلیں تو حتی الامکان جمع کر لی ہیں۔ مگر ان درویشوں کی زندگیوں سے غبار بہت کم اٹھایا ہے۔ جو در اصل اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے حقیقی ذمہ دار ہیں۔

آج وقت تھا کہ اسلام کا صحیح چہرہ دنیا کے سامنے پیش کیا جاتا۔ اور تلوار کے طعن سے اس کو بری الذمہ قرار دیا جاتا۔ مگر برا ہو اشتراکیت اور فاشزم کا کہ اس نے پھر ہمارے بعض ذہین ادیبوں کو جبر و اکراہ کے اصولوں کا گرویدہ بنا دیا ہے۔ اور احمدیت اور بعض دیگر سمجھدار اور وقت شناس مسلمانوں کی کوششوں سے جو اسلام کے چہرے سے تلوار کے تاریک پردے اٹھنے لگے تھے۔ پھر از سر نو اس کے چہرے پر ڈالنے والے کھڑے ہو گئے ہیں۔ جو تبلیغ کی تخم ریزی سے پہلے تلوار سے قلبہ رانی اشاعت اسلام کے لئے لازمی قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم اور سنت رسول اللہؐ ایسے نظریات کی صریح تردید کرتے ہیں۔ مگر ہم جوشِ قیادت میں ایسے مدہوش ہیں۔ کہ نہ قرآن کریم پر غور کرتے ہیں۔ اور نہ رحمۃ للعالمینؐ کی حیات طیبہ کو خاطر میں لاتے ہیں۔

جہاں تک ہم نے اس امر پر غور کیا ہے، بھارت میں اسلام کے خلاف جو اس قسم کا پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ اس کا مذہب کے ساتھ تو قطعاً کوئی تعلق نہیں البتہ میکیاویلی سیاست کا کرشمہ ضرور ہے۔ جو نیشنلزم سے خوراک حاصل کرتا ہے۔

تاریخ کا وہی حصہ جو میکش صاحب نے اپنے نوٹ میں درج کیا ہے۔ ایسا ہے۔ کہ اس کو پڑھ کر ایک مسلمان کا خون کھولنے لگتا ہے۔ یقیناً یہ بھی میکیاویلی سیاست کا ہی ایک ہتھیار ہے۔ کہ مخالف کو زیادہ سے زیادہ غصہ دلایا جائے۔ یہاں تک کہ وہ آپے سے باہر ہو جائے۔ اور ایسی حرکتیں کرنے لگے۔ کہ جن سے اس پر بربریت کا الزام عائد ہو سکے۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ بھارت میں ایسی کتابیں اسی نقطۂ نظر سے دیدہ و دانستہ لکھی جا رہی ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کے لئے جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ یہ بڑے سخت امتحان کا وقت ہے۔ اس کا جواب وہ اسی طرح دے سکتے ہیں۔ کہ اسلام کا صحیح چہرہ دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔

درخواست دعا

"مکرم محمد شفیع صاحب اشرف ایڈیٹر "المصلح" کراچی چند یوم سے بعارضہ دورۂ قلب علیل ہیں، احباب جماعت دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ موصوف کو جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

(مبارک احمد نجاپوری)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ روزنامہ الفضل روزانہ خود خرید کر پڑھے۔

تختِ سلیمان (کشمیر) کے کتبوں میں

حضرت مسیحِ ناصری علیہ السلام کی آمد ہندوستان کا ذکر

مُلّا نادری کی تاریخِ کشمیر اور قدیم ہندو لٹریچر کے بعض حوالے

از مکرم شیخ عبد القادر صاحب لائلپوری

قسط دوم

کشمیر میں کوہِ سلیمان پر (جو کہ تختِ سلیمان کے نام سے مشہور ہے) ایک قدیم مندر ہے جو کہ ہشت پہلو بلند و بالا بنیاد پر کھڑا کیا گیا ہے۔ مندر تک پہنچنے کے لئے دو بالمقابل دیواروں کے اندر سیڑھیاں بنائی گئی ہیں۔ ان دو دیواروں پر اور مندر کے دو ستونوں پر فارسی زبان اور اس کے خطِ ثلث میں چار کتبے مرقوم ہیں۔ ستونوں پر کندہ دو کتبے تو صاف پڑھے جاتے ہیں۔ لیکن دیواروں کے دو کتبے غالباً سکھوں کے عہد میں جبکہ ان کا کشمیر پر قبضہ ہوا مٹا دیئے گئے۔ وہ اب بھی مٹے ہوئے نظر آتے ہیں پڑھے نہیں جاتے۔ کشمیر کی بعض پرانی تاریخوں میں ان کتبوں کا ذکر موجود ہے۔ مُلّا نادری پہلے کشمیری مورخ ہیں جنہوں نے دیواروں پر مرقوم کتبات کی عبارت اپنی کتاب تاریخ کشمیر میں نقل کی ہے۔ ستونوں پر کندہ دو کتبے مندرجہ ذیل عبارت پر مشتمل ہیں۔

(۱) معمارِ این ستون راج بہشتی زرگر سال پنجاہ و چہارم

(۲) این ستون بر دست خواجہ رکن بن مرجان

دیواروں پر جو دو کتبے لکھے گئے تھے ان کی عبارت مُلّا نادری کی تاریخ کی رو سے حسب ذیل ہے۔

(۱) در این وقت یوز آسف دعوئے پیغمبری می کند

(۲) ایشاں یسوع پیغمبر بنی اسرائیل است (تاریخ کشمیر از ملا نادری ۶۹ھ)

فارسی عبارت کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

(۱) اس ستون کا معمار راج بہشتی زرگر ہے سال چون (۵۴)

(۲) خواجہ رکن بن مرجان نے یہ ستون تعمیر کیا۔

(۳) اس وقت یوز آسف پیغمبری کا دعوئے کرتا ہے۔

(۴) وہ یسوع پیغمبر بنی اسرائیل ہے

مُلّا نادری کے بعد مندرجہ ذیل

کشمیر کی تاریخوں میں اور کشمیر کے آثار قدیمہ پر مشتمل کتابوں میں ان کتبوں کا ذکر آتا ہے:-

(۱) خواجہ حسن ملک نے جہانگیر کے عہد میں اپنی تاریخ کشمیر[1] مکمل کی۔ وہ چاروں کتبوں کی موجودگی کا ذکر کرتے ہیں۔ لیکن ان کا متن درج نہیں کرتے۔

(۲) مفتی غلام نبی خان یاری کی کتاب "وجیز التواریخ" میں جو کہ ۱۸۵۷ء میں لکھی گئی چار کتبوں کا ذکر موجود ہے[2] پہلے تین کتبے انہوں نے کتاب میں درج کئے ہیں۔ تیسرے کتبے کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

در یں وقت یوز آسف دعوئے پیغمبری میکند سال پنجاہ و چہارم

[1] تاریخ کشمیر از خواجہ حسن ملک چادوارا ۱۲۰۱ھ
[2] وجیز التواریخ جلد اول ص۱۵

(۳) میجر ایچ ایچ کول اپنی کتاب Illustrations of ancient buildings in Kashmir میں پہلے دو کتبوں کا فوٹو شائع کرتے ہیں۔ اور دیوار پر کندہ کتبوں کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ وہ مٹے ہوئے نقوش میں دو تو ل دیوار دو کے اطراف پر فارسی حروف میں لکھے ہوئے موجود ہیں ۵۴

(۴) پنڈت رامچند کاک اپنی کتاب ancient monuments of Kashmir میں دو کتبوں کی عبارت دے کر باقی دو کتبوں کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ یہ دو کتبے پچھلی چند صدیوں میں مٹا دیئے گئے۔ نقش عبارت ابھی تک موجود ہے۔ جو کہ فارسی رسم الخط میں ہے ص۷۴

مُلّا نادری کی تاریخ کشمیر کا حوالہ

یہ ذکر پہلے ہو چکا ہے کہ مُلّا نادری پہلے کشمیری مورخ ہیں۔ جنہوں نے دو مٹے ہوئے کتبوں کی عبارت اپنی کتاب میں درج کی ہے۔ ان کے زمانے میں یہ کتبے موجود تھے۔ بعد میں مٹا دیئے گئے۔ اس لئے صحیح عبارت انہوں نے اپنی کتاب میں نقل کر دی ہے مُلّا نادری کی تاریخ کشمیر کا قلمی نسخہ سرینگر میں غلام محی الدین صاحب رانچو کے پاس موجود ہے۔ آکاج خواجہ نذیر احمد صاحب بار ایٹ لاء نے اپنی کتاب Jesus in Heaven on Earth میں مُلّا نادری کی تاریخ کشمیر کے اس صفحہ کا فوٹو دیا ہے جس میں ان کتبوں کی عبارت درج ہے۔ اس فوٹو کی عبارت صاف ظاہر کر رہی ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری ارض کنعان سے ہجرت کر کے کشمیر میں آئے۔ یہاں یوز آسف کے نام سے مشہور ہوئے۔ اور ان کے ایک پیرو کار سلیمان نامی نے جو کہ وزیر عمارات مقرر ہوئے مذکورہ دو کتبے جن میں یسوع پیغمبر بنی اسرائیل کا ذکر ہے تختِ سلیمان پر کندہ کئے۔ مُلّا نادری کشمیر کے سب سے پہلے مسلمان مورخ ہیں۔ جنہوں نے سلطان سکندر کے عہد (۱۳۷۸ء تا ۱۴۱۶ء) میں اپنی تاریخ لکھنا شروع کی۔ اور سلطان زین العابدین کے عہد میں انہوں نے اسے مکمل کر لیا۔ اس مختصر تعارف کے بعد مُلّا نادری کی تاریخ کشمیر کا وہ صفحہ درج ذیل ہے۔ جس میں حضرت مسیح ناصری کی آمد ہندوستان کا ذکر ہے۔

"راجہ گوپانند پسرش بعد عزل او بر حکومت رسید۔ بنام گوپا دت حکمرانی مملکت کرد۔ در عہد حکومت او بنائے بسیار تعمیر شد۔ و بالائے کوہ سلیمان گنبد شکستہ بود و برائے تعمیرش یکے از وزراء خود نامی سلیمان کہ از بلاد فارس آمدہ بود تعین نمود ہنود آں اعتراض کردند۔ کہ او غیر دین کیچ است۔ و دریں وقت حضرت یوز آسف از بیت المقدس بجانب وادی اقدس مرفوع شدہ دعوئ پیغمبری کرد۔ و شب و روز در عبادت باری تعالیٰ می بود۔ و در تقویٰ و پارسائی بدرجہ اعلیٰ رسیدہ خود را برسالت اہل کشمیر مبعوث دگما میدید و دعوت خلائق اشتغال نمود۔ زیرا کہ کثیر مردم خطہ عقیدت مند آنحضرت بودند۔ راجہ گوپا دت اعتراض ہنود آں پیش او کرد۔ بحکم آنحضرت سلیمان کہ ہنود آں نامش سندیمان دادند تکمیل گنبد مذکور کرد (۔۔۔۔۔۔) و چہار نیز بر نرد بانی نوشت

قادیان کے سفر میں چند لمحے

ہمنشیں تقدیر مجھ پر بھی ہوئی کچھ مہرباں
لے چلا مجھ کو بھی میرا شوق سوئے قادیاں

ریل کی آواز تھی یا اک فغاں تھی میں نہ تھا
ذہن کے پردوں میں کوئی داستاں تھی میں نہ تھا

عظمتِ ماضی کا نظارہ نظر آیا مجھے
کیا کہوں جب دور مینارہ نظر آیا مجھے

سازِ گم گشتہ تھا یا یہ اک صدائے ساز تھی
میں نے جانا یہ کوئی بھولی ہوئی آواز تھی

کہہ رہی تھی آؤ! دل کے غم تمہیں بھولے نہیں
"تم ہمیں بھولے ہو لیکن ہم تمہیں بھولے نہیں"

دل اگر زندہ ہو ہر انجام بھی آغاز ہے
کیا وطن کو لوٹ کر آنے کا یہ انداز ہے؟

ہمنوا میں کیا کہوں کیا حال کیا انداز تھا
میں زمیں پر تھا مگر دل مائلِ پرواز تھا

عبد السلام اختر
ایم۔اے

کہ دریں وقت یوز آسف دعویٰ پیغمبری میکند و بر دیگر سنگ زدبان ہم نوشت کہ ایشان یوسع پیغمبر بنی اسرائیل است و در کتاب ہنداں دیدہ ام کہ آنحضرت بعینہ حضرت عیسیٰ روح اللہ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام بود۔ و نام یوز آصف ہم گرفت و العلم عند اللہ عمر خود در ایں بسر برد۔ بعد رحلت در موضع انزہ مرہ آسود۔ و نیز مے گویند کہ بر روضۂ آنحضرت انوار نبوت جلوہ گری باشند۔ و راجہ گوپادت شصت سال و دو ماہ حکومت نمودہ در گذشت ز عث ۶۹

نوٹ:۔ قوسین میں دی گئی عبارت کتاب کو کیڑا لگ جانے کے باعث صاف پڑھی نہیں جاتی۔ بہت غور سے دیکھنے کے بعد کرم خوردہ الفاظ پڑھنے میں کامیابی ہوئی ہے۔

"راجہ اکھ کے معزول ہونے کے بعد اس کا بیٹا راجہ گوپا۔ نند گوپادت کا نام اختیار کر کے حکمران ہوا۔ اس کے عہد حکومت میں بہت سی عمارات تعمیر ہوئیں۔ کوہ سلیمان کی چوٹی پر ایک شکستہ گنبد تھا۔ اپنے وزیروں میں سے ایک شخص سلیمان نامی کو جو پارس سے آیا تھا۔ اس کی تعمیر کے لئے مقرر کیا۔ ہندوؤں نے اعتراض کیا کہ وہ دین باہر ملیچھ ہے۔

اس وقت حضرت یوز آصف بیت المقدس کی جانب سے وادیٔ اقدس (کشمیر) کی طرف مرفوع ہوئے۔ اور آپ نے پیغمبری کا دعوے کیا۔ شب و روز عبادت باری تعالےٰ میں مشغول رہے۔ تقویٰ اور پارسائی میں اعلےٰ درجہ پر پہنچ کر خود کو اہل کشمیر کی طرف پیغمبر مبعوث سمجھا۔ اور دعوت خلائق میں مصروف ہو گئے۔ چونکہ خطہ کشمیر کے لوگ آنحضرت (یوز آصف) کے عقیدت مند تھے۔ راجہ گوپادت نے ہندوؤں کا اعتراض ان کے پیش کیا اور آنحضرت کے حکم سے سلیمان کو جسے ہندوؤں نے سندیمان کا نام دیا۔ گنبد مذکور کی تکمیل پر مقرر کیا اور اس نے سیڑھی پر لکھا کہ

"اس وقت یوز آصف نے دعوۂ پیغمبری کیا ہے"۔

اور دوسری سیڑھی کے پتھر پر یہ عبارت لکھی کہ

"وہ یسوع پیغمبر بنی اسرائیلی ہے"

اور ہندوؤں کی ایک کتاب میں میں نے دیکھا ہے۔ کہ آنحضرت بعینہٖ حضرت عیسیٰ روح اللہ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے اور نام بھی یوز آصف اختیار کر لیا تھا و العلم عند اللہ۔ اور آپ نے اپنی عمر یہیں بسر کی اور وفات کے بعد موضع انزہ مرہ میں دفن ہوئے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ آنحضرت کے روضے پر انوار نبوت جلوہ گر ہیں۔

راجہ گوپادت نے ساٹھ سال دو ماہ حکومت کرنے کے بعد انتقال کیا"

اس حوالہ میں بیان کردہ بعض تاریخی امور کی وضاحت درج ذیل ہے۔

۱۔ ملا نادری نے ہندوؤں کی ایک کتاب کا ذکر کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ حضرت عیسےٰ یوز آصف کے نام سے کشمیر میں وارد ہوئے یہ کتاب بھوشیہ پران ہے۔ جس کا مفصل حوالہ ہم درج کر چکے ہیں۔

۲۔ ملا نادری کی تاریخ فارسی تاریخوں میں سب سے پہلے نمبر پر آتی ہے بعد کے مؤرخین کشمیر نے اس تاریخ سے چونکہ استفادہ کیا ہے۔ اسلئے ان کے بیان میں ملا نادری کی بعض عبارتیں جوں کی توں یا معمولی تصرف کے ساتھ شامل ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان مؤرخین کو جنہوں نے کشمیر کے [illegible] [illegible] کی کتاب [illegible] نادری سے استفادہ کرتے رہے ہیں۔ مثال کے طور پر یوز آصف کا بیان ہی لے لیجئے اسی کی کچھ عبارت معمولی تصرف کے ساتھ خواجہ محمد اعظم کی کتاب "واقعات کشمیر" (۱۷۲۹ عیسوی) میں موجود ہے[۱]۔ اسی طرح تاریخ رنبیار کے قلمی نسخہ میں جو کہ کشمیر میں خواجہ غلام نبی صاحب گنگار کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ ایک فقرہ بعینہٖ ملا نادری کا ہے۔ اس عبارت کا عکس حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے اپنی کتاب "تحقیقات جدید متعلق قبر مسیح" میں شائع کر دیا ہے۔ اس کتاب میں لکھا ہے کہ

در سی و سہ سالگی از بیت المقدس بجانب وادیٔ اقدس مرفوع شد۔

یعنی حضرت عیسےٰ ۳۳ سال کی عمر میں بیت مقدس سے وادیٔ اقدس (کشمیر) کی طرف مرفوع ہوئے۔

اسی قسم کے الفاظ ملا نادری کی تاریخ کشمیر میں آئے ہیں۔ دریں وقت حضرت یوز آصف از بیت المقدس بجانب وادیٔ اقدس مرفوع شد

(۳) یہاں ایک شبہ کا ازالہ ضروری ہے تخت سلیمان کے کتبے جدید فارسی اور خط ثلث میں مرقوم ہیں۔ جدید فارسی اور خط ثلث پہلی صدی عیسوی میں ایران میں بھی رائج نہ تھا۔ چہ جائیکہ کشمیر میں یہ زبان اور اس کا یہ رسم الخط مستعمل ہو ایران میں پہلی صدی عیسوی میں جو زبان مروج تھی اسے فارسی قدیم سے نسبت تھی یا وہ قدیم پہلوی تھی۔ فارسی قدیم عام طور پہ خط میخی میں لکھی جاتی اور پہلوی کا اپنا الگ رسم الخط موجود تھا۔

فارسی جدید اور خط ثلث عہد اسلامی میں رائج ہوئے (تاریخ ادبیات ایران از براؤن) اس تحقیق کی روشنی میں یہ خیال کرنا سراسر غلطی ہے کہ تخت سلیمان کے کتبے اپنی موجودہ صورت میں فارسی جدید اور خط ثلث میں لکھے گئے۔

معاملہ دراصل یہ ہے کہ تخت سلیمان کی عمارات میں ترمیم و اضافہ اور مرمت کا کام کئی دفعہ ہوا ہے تاریخ کشمیر سے ثابت ہے کہ گوپادت کے عہد میں پہلی دفعہ ان عمارات کی مرمت ہوئی اور کچھ حصہ نیا تعمیر ہوا اور وہ کتبے جن میں "یوز آسف" پیغمبر بنی اسرائیل کی آمد کشمیر کا ذکر ہے مرقوم ہوئے یہ کتبے کس زبان اور رسم الخط میں لکھے گئے۔ ہمارے پاس اس کی کوئی شہادت موجود نہیں ہے۔ مؤرخین کی رائے ہیں اس عمارت کے نیچے کا حصہ بہت پرانا ہے اور اس پر کچھ غیر زبان میں لکھا ہوا تھا۔ جو اب زیر زمین مدفون ہو چکا ہے ہندو عہد میں راجہ للتادت (۷۱۵ء تا ۷۵۳ء) کے زمانہ میں اس کی دوبارہ تعمیر ہوئی اور اسی طرح (تاریخ حسن از پیرزادہ غلام حسین کی رو سے) سلطان زین العابدین کے زمانہ (۸۷۷ ہجری) میں اس عمارت کی چھت کے نیچے چار ستونوں کا اضافہ[۱] ہوا۔ جن میں سے دو ستونوں پر دو کتبے مرقوم ہوئے جن میں معماروں وغیرہ کے نام درج ہیں۔ باقی دو کتبے بہرحال اس سے قدیم ہیں کیونکہ ملا نادری جو کہ سلطان زین العابدین کے زمانہ میں ہوا ہے۔ ان کی موجودگی کا ذکر کرتا ہے۔ معلوم یہی ہوتا ہے کہ اس مندر کی مرمت اور بعض حصہ کے از سر نو تعمیر کرنے کی صورت میں "یوز آسف" کے ذکر والے کتبے چھپ گئے تھے اور ان کا رسم الخط بھی متروک تھا۔ اسلئے پرانی زبان اور متروک رسم الخط کو جدید فارسی اور خط ثلث میں بدل دیا گیا ہے۔ بالکل ممکن ہے کہ آٹھویں صدی عیسوی میں کشمیر کے نامور راجہ للتادت کے زمانہ میں تخت سلیمان کے مندر کی جب دوبارہ تعمیر[۲] ہوئی۔ تو ان کتبوں کی بھی تجدید کر دی گئی ہو۔ کیونکہ عمارت کا پرانا حصہ جس پر غیر زبان کے کتبے مرقوم تھے۔ موجودہ عمارت کے نیچے دب گیا تھا۔ آٹھویں صدی عیسوی میں للتادت کشمیر کا وہ عظیم الشان راجہ تھا جس نے دور دور تک فتوحات حاصل کیں۔ اس کے دربار میں مشرقی ممالک کے ماہرین فن موجود تھے۔ پہلے بھی گوپادت کے عہد میں فارس سے آنے والے اسرائیلی انجینئر سلیمان نامی نے مرمت کا کام تکمیل کو پہنچایا۔ قرین قیاس یہی ہے کہ للتادت کے عہد میں بھی فارسی اور اسرائیلی ماہرین فن کے ذریعہ اس مندر کی دوبارہ تعمیر ہوئی۔ اسکی ایک قرینہ یہ ہے کہ اس مندر کا نقشہ بالکل اسرائیلی طرز تعمیر کا نمونہ ہے نیز اس میں فارسی جدید کے کتبے مرقوم ہیں۔ جس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس مندر کی دوبارہ تعمیر کے لئے حسب سابق فارسی اور اسرائیلی ماہرین فن کی خدمات حاصل کی گئیں۔ اس تعمیر میں پرانے کتبوں والا حصہ چونکہ نیچے دب گیا۔ اسلئے نئے کتبے مرقوم ہوئے۔ آٹھویں صدی عیسوی میں ایران میں فارسی جدید کا دور دورہ تھا اور خط ثلث بھی رائج ہو چکا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ فارسی ماہرین فن نے جن کی زیر نگرانی اس عمارت کی مرمت اور تعمیر کا کام مکمل ہوا پرانے کتبوں کی جگہ اسی مضمون کے نئے کتبے فارسی جدید اور خط ثلث میں کندہ کر دئے۔

پنڈت رام چند کاک اور میجر کول کا یہ خیال کہ یہ کتبے شاہجہان کے عہد میں مرقوم ہوئے۔ اس لحاظ سے غلط ہے کہ اس عہد سے بیشتر ملا نادری نے ان کتبوں کی موجودگی کا ذکر کیا ہے۔ اور پھر مغل عہد سے بیشتر کتبے اور دوسرے موقوفات کشمیر میں خط ثلث کی بجائے نستعلیق میں ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خط ثلث کے کتبے مغل عہد سے قدیم تر ہیں۔

یہاں یہ بتانا بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ تخت سلیمان کے متعلق کشمیریوں میں تو یہ مشہور ہے کہ یہ حضرت سلیمان کی آمد کی وجہ سے اس نام سے موسوم ہوا۔ جرمن محقق بوہلر کے نزدیک کوہ سلیمان وزیر سندیمان کے اصل نام سلیمان سے منسوب[۲] ہے۔ چونکہ سندیمان یا سلیمان نے اس پہاڑ کی چوٹی پر عمارات تعمیر کیں۔ اسلئے اس کا نام کوہ سلیمان یا تخت سلیمان زبان زد عوام ہو گیا۔

---

[۱] تاریخ حسن از پیرزادہ غلام حسن جلد سوئم ص[۱۰]

[۲] مکمل تاریخ کشمیر حصہ اول از محمد دین فوق ص ۲۰۴

[۱] تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو "Jesus in Heaven on earth." ص ۳۹۱

[۲] راجہ ترنگنی از ٹھاکرا چھر چند ص ۶۶

اسلام کو دنیا میں سربلند کرنے کا طریق

مولانا محمد علی صاحب جوہر مرحوم کی ایک قابلِ قدر تحریر

اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

(از مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی)

اسلام کے پاکیزہ اصولوں اور مقدس تعلیمات کو نظر انداز کرتے ہوئے بعض دنیا والوں نے خدا تعالےٰ کے اس دین پر یہ الزام تراشا ہے۔ کہ اسلام کی اشاعت کافی حد تک جبر و اکراہ کی رہین ہے۔ یہ الزام ناآشنائے حقیقت ہے۔ کہ جس کو عقل سلیم ہرگز باور نہیں کر سکتی۔ در حقیقت یہ بہتان عظیم اغیار اسلام کی اسلام دشمنی کا آئینہ دار ہے۔ ورنہ جس شخص نے بھی ازمنہ ماضیہ کی تاریخ کے اوراق کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ اور اس روحانی تغیر کا مشاہدہ کیا ہے، جو اسلام نے اپنے ماننے والوں میں پیدا کیا وہ ہرگز ہرگز اس امر کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ کہ اسلام کی اشاعت تلوار کی مرہونِ منت ہے۔ اگر ضد و تعصب کو بالائے طاق رکھ کر دیگر اقوام اسلام کی اشاعت کے اسباب پر غور کریں۔ تو ان پر روزِ روشن کی طرح یہ حقیقت منکشف ہو جاتی۔ کہ گذشتہ زمانوں میں اسلام نے جو حیرت انگیز ترقی حاصل کی۔ تو اس میں بہت حد تک مبلغین اسلام کی ان بے لوث تبلیغی مساعی کا ہاتھ کار فرما ہے۔ جو اپنے بیوی بچوں اور عزیز و اقارب تک کو خیر باد کہہ کر اعلائے کلمۃ الحق کے لئے اکناف و اطراف عالم میں دیوانہ وار نکل گئے۔ اور شب و روز انہوں نے خدا تعالےٰ کے دین کی منادی کی۔ اور گھر بہ گھر پہنچ کر ان قابل صد ستائش لوگوں نے حق تبلیغ ادا کیا۔ یہی وہ چیز تھی۔ جس کے نتیجہ میں اسلام نے قلیل عرصہ میں ہی بحر و بر میں روحانی اقتدار حاصل کر لیا۔ اور اس کے دلکش محاسن کا اعتراف اپنے تو اپنے بیگانے بھی کرنے پر مجبور ہو گئے۔

لیکن جب بُعد نبوی کے باعث مسلمانوں میں روحانی اعتبار سے تنزل رونما ہوا۔ تو غیر مسلم اقوام نے اسلام پر من گھڑت اعتراضات عائد کرنے شروع کر دیئے۔ غیر تو الزام تراش ہی رہے تھے۔ حیرت و استعجاب کا مقام ہے۔ کہ بعض مسلمان کہلانے والوں نے بھی دشمنانِ اسلام کی ہمنوائی شروع کر دی۔ چنانچہ بعض ایسے مسلمان آج بھی موجود ہیں جو یہ بے سر و پا راگ الاپ رہے ہیں۔ کہ عہد گذشتہ میں اسلام نے جو ترقی حاصل کی تھی۔ اس میں جبر و اکراہ کو کافی دخل حاصل ہے۔

جیسا کہ ہم اوپر عرض کر چکے ہیں۔ اسلام کی اشاعت خالصتًا روحانی امور اور مبلغین اسلام کی تبلیغی کوششوں کے نتیجہ میں ہوئی تھی۔ چنانچہ مسلم قوم کے نامور لیڈر مولانا محمد علی صاحب جوہر مرحوم ہمارے اس خیال کی تائید کرتے ہوئے اپنے ایک قیمتی مقالہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ

"حقیقت اور سچائی کی روح حقیقت اور سچائی کی روح ہو ہی نہیں سکتی اگر وہ اپنے ظہور کے لئے نہ تڑپے۔ اور بے چین نہ ہو اسے اس وقت تک، سکون و اطمینان نصیب ہی نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ اپنا پیغام ہر متنفس تک نہ پہنچا دے۔ اور جس چیز کو وہ خود کلمۂ حق مانتی ہے۔ اسے تمام انسانی کنبے اور برادری اور تمام بنی آدم کا گھرانا بھی کلمۂ حق نہ مان لے۔ اس میں لڑائی جھگڑے کا کیا کام۔ یہ تو اپنی حاصل کردہ دولت کو اپنی ساری برادری میں لٹا دیتا۔ اور اس پر نچھاور کر دیتا ہے۔ اس لئے یہاں "تلوار اور اوزارِ حرب" نامناسب اور ناموزون بھی ہیں۔ اور بیکار بھی لا اکراہ فی الدین (دین میں جبر و اکراہ ہو ہی نہیں سکتا) ....

اس لئے بجائے تلوار سے مجاہدہ کرنے کے تبلیغ کے لئے جو موزون اور مناسب طریقہ تھا۔ وہ بتا دیا گیا۔ اور ارشاد ربانی ہوا۔ کہ جادلھم بالتی ھی احسن لڑائی جھگڑائی سے کہیں بہتر ایک طریقہ اس طریقے سے مذہبی مجادلے کو البتہ تلوار سے یعنی اکراہ فی الدین کو دور کیا جا سکتا ہے۔

دین میں اکراہ کیسا؟ ہاں برائے حفظِ دیں
دل میں قرآں ہے ہمارے ہاتھ میں شمشیر ہے

نصرانیت نے جو الزام مسلمانوں پر لگایا تھا۔ کہ مسلم کے ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے ہاتھ میں تلوار ہے۔ اس کی حقیقت اسی قدر ہے۔ اور جو اس سے انکار کرے۔ وہ یا تو اسلام پر اور مسلمانوں کی ایک بہت بڑی اکثریت پر جس میں فاتحین اور ملوک بھی شامل ہیں۔ تہمت تراشتا ہے۔ یا پھر تاریخ اسلام سے بالکل ناواقف ہے۔ اور اگر وہ مسلمان ہے اور عالم دین ہونے کا بھی دعویٰ کرتا ہے تو اسلام کے ساتھ اعدائے اسلام سے کچھ زیادہ ہی دشمنی کرتا ہے۔ البتہ لطف و کرم اخلاص اور محبت کے ساتھ مذہبی جد و جہد اور مجادلہ ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان واجب الاذعان ہے۔ کہ اگر کسی غیر مسلم کا گھر اتنے فاصلے پر ہو۔ کہ دن کو نظر نہ آتا ہو۔ مگر رات کو اس گھر کی روشنی نظر آتی ہو۔ تو ایک مسلمان کو وہ رات چین سے سونے میں بسر نہ کرنی چاہیئے۔ بلکہ اسی فکر میں گذار دینی چاہیئے۔ کہ کب دن نکلتا ہے۔ اور میں اس کے گھر تبلیغ اسلام کے لئے جاتا ہوں۔ .... یہ البتہ صحیح ہے۔ کہ انسان وعظ و پند سے اس قدر مؤثر طریقے پر تبلیغ نہیں کر سکتا۔ جس قدر کہ اپنے اخلاق و مکارم سے اور اپنی زندگی کے اعلیٰ نمونے سے کر سکتا ہے۔ اور یہی رسول اکرم صلعم اور آپ کے صحابہ رضؓ اور صوفیائے کرام کی کامیابی کا راز تھا۔"

(مضامین محمد علیؒ (حصہ دوم) صفحہ ۶۹ تا ۷۱ مطبوعہ جید برقی پریس دہلی)

مولانا جوہر صاحب نے اپنے اس حقیقت افروز بیان کے آخر میں جس مفید اور نتیجہ خیز امر کی طرف مسلمانوں کو توجہ دلائی ہے۔ واقعی اس لائق ہے۔ کہ مسلمان فی زمانہ اس کی طرف خاص توجہ دیں۔ آج جہاں اسلام کی سربلندی اور روحانی غلبہ کے لئے اس بات کی اشد ضرورت ہے۔ کہ موجودہ زمانہ کے مسلمان قرون اولیٰ کے مسلمانوں کے نقشِ قدم پر چل کر میدانِ تبلیغ میں دیوانہ وار نکلیں۔ اور اسلام کی شمعوں کو دنیا کے ظلمتکدوں میں روشن کریں۔ اور اس طرح بھولی بھٹکی روحوں کو جادۂ مستقیم پر گامزن کریں۔ وہاں اس سے بھی بڑھ کر اس امر کی ضرورت ہے۔ کہ وہ اپنے قومی کیریکٹر اور اخلاق و اطوار کو اسلامی تعلیم کے رنگ میں رنگین کریں۔ کہ اسلام کی حقیقی شان و شوکت کا زمانہ ایسے ہی امور سے عود کر آئے گا۔ تب اس زمانہ کے راستباز مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ مژدہ پورا ہو گا۔ کہ

"سچائی کی فتح ہو گی۔ اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا۔ جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے۔ اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا۔ جیسا کہ پہلے وقتوں میں چڑھ چکا ہے۔"

(فتح اسلام صفحہ ۹ تا ۱۰)

درخواست دعاء

میں نے اس سال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ احباب جماعت و درویشان قادیان سے درخواست ہے۔ کہ وہ میری کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔ (خاکسار زاہد احمد)

یقیناً آپ ذہین بن سکتے ہیں

اگرچہ اس میں کلام نہیں۔ کہ ذہانت و فطانت خدا داد جوہر ہیں۔ مگر یہ بھی درست اور امر واقع ہے۔ کہ ہر انسان اپنی ذہانت کو ترقی دے سکتا ہے۔ اور چند اصولوں کو اپنا کر یہ جوہر حاصل کر سکتا ہے۔ ذیل میں چند اصول تحریر ہیں۔ جس سے آپ اپنی اور غیروں کی ذہانت کی آزمائش کر سکتے ہیں۔

(۱) کیا آپ ہر کام سے قبل اس کے عواقب کے متعلق پورا غور و خوض کیا کرتے ہیں؟

(۲) کیا آپ تمام دنیا کے متعلق کم از کم یہ واقفیت رکھتے ہیں۔ کہ آج فلاں فلاں ملک یا براعظم میں کیا ہو رہا ہے؟ دوسرے لفظوں میں کیا آپ روزانہ اخبار بینی کرتے ہیں؟

(۳) کیا آپ اپنے آباء کے حالات سے واقف ہیں؟ یعنی کیا آپ تاریخ اسلام سے بخوبی آگاہ ہیں؟

(۴) کیا آپ اپنے روز مرہ کے کاموں کو ایک مقررہ پروگرام کے تحت بجا لاتے ہیں؟

(۵) کیا آپ نے اپنے قیمتی اوقات میں سے کوئی وقت اپنے روزانہ کے کاموں کے جائزہ کے لئے مقرر کر رکھا ہے؟

اگر ایسا ہے تو یقیناً آپ ذہین ہیں۔ اگر اس میں کچھ کمی رہتی ہو۔ تو ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ آپ اس کمی کو پورا کرنے کی سعی فرماویں گے آئندہ بھی ہم اس سلسلہ میں آپ کی وقتاً فوقتاً رہنمائی کرتے رہیں گے۔

(شعبہ ذہانت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اساتذہ کی ضرورت

"سکول ہذا میں چند آسامیاں بی ٹی ایس وی اور ڈرائنگ ماسٹر کی خالی ہیں۔ سلسلہ کی خدمت اور مرکز سلسلہ میں رہائش کے خواہشمند احباب اپنی اپنی درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹس اپنے حلقہ کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش اور تصدیق کے جلد بھجوا دیں۔ ریٹائرڈ احباب درخواست نہ بھجوائیں۔ کیونکہ ایسے احباب کے تقرر کی محکمہ اجازت نہیں دیتا۔ صدر انجمن احمدیہ کے گریڈ درج ذیل ہیں:-

(۱) بی-ٹی گریڈ ۱۳۰-۱۰-۲۰۰ اس کے علاوہ ۱۰% گرانی الاؤنس ملے گا۔ یکم مئی ۱۹۵۶ء سے ۲۰% الاؤنس منظور ہونے کی قوی امید ہے۔

(۲) ایس۔ وی ۶۰-۴-۱۰۰ اس کے علاوہ -/۱۰ روپے ماہوار گرانی الاؤنس یکم مئی سے ۲۰ روپے ماہوار کی منظوری کی امید ہے۔

(۳) ڈرائنگ ماسٹر ۹۰-۵-۱۲۰ اس کے علاوہ ۱۰% یا -/۱۰ روپے ماہوار گرانی الاؤنس ملے گا۔ لیکن یکم مئی ۱۹۵۶ء سے -/۲۰ روپے ماہوار یا ۲۰ فی صدی الاؤنس منظور ہونے کی امید کی جاتی ہے۔

(محمد ابراہیم ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

برائے توجہ لجنات اماء اللہ پاکستان

لجنات اماء اللہ پاکستان کیلئے اخبار الفضل اور رسالہ مصباح کے ذریعہ اعلان کیا گیا تھا کہ رمضان المبارک میں حسب سابق اس سال بھی تعلیم القرآن کلاس کھولی جائے گی۔ لیکن نہایت ہی افسوس کا مقام ہے کہ کہ سوائے (۱) لجنہ اماء اللہ ربوہ (۲) اور لجنہ اماء اللہ راولپنڈی شہر دس لجنہ اماء اللہ فتح پور ضلع گجرات کے باقی دو سو لجنات میں سے کسی نے بھی اس نادر موقعہ سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی۔

اس اعلان کے ذریعہ پھر ایک بار تمام لجنات کی توجہ اس طرف مبذول کروائی جارہی ہے کہ اب بھی موقعہ ہے کہ اس کلاس کے کھلنے سے فائدہ اٹھایا جائے سلسلہ کے مبلغین اس کلاس کو پڑھاتے ہیں اور سلسلہ عالیہ احمدیہ سے پوری طرح واقفیت حاصل کرنے کے لئے وہ اپنی پوری کوشش سے کام لیتے ہیں۔

دوبارہ تمام لجنات سے اور خاص طور پر ضلع جھنگ۔ ضلع لائلپور۔ ضلع سرگودھا جو کہ بالکل نزدیک کے اضلاع ہیں ان کو تاکید ہے کہ وہ ضرور اور ضرور اپنی ممبرات میں سے ایک یا دو ممبرات اس کلاس میں شامل ہونے کے لئے بھجوائیں

رہائش اور کھانے کا انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سپرد ہے۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

غریب طلباء کے لئے عطیہ

داؤد جنرل سٹور ربوہ کی طرف سے ہمیں پانچویں جماعت کی کتب کا ایک سیٹ وصول ہوا ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ یہ کتب ایک غریب مستحق طالبعلم کو دیدی گئی ہیں۔ دوسرے مخیر احباب کو بھی تحریک کی جاتی ہے کہ نئی یا پرانی کتب جو نصاب میں شامل ہوں ہمیں بطور عطیہ عنایت فرمائیں۔ تا غریب طلباء کی امداد کی جا سکے۔

قائد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار نے اور بھائی بشارت احمد نے محکمانہ امتحان دیئے ہوئے ہیں احباب نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز کچھ مالی پریشانیاں بھی ہیں احباب ان کی دوری کے لئے بھی دعا فرمائیں

(بشیر احمد شیخ رسالپور چھاؤنی)

(۲) میرے خلاف ایک کیس بنا ہوا ہے بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے مجھے باعزت بری فرمائے آمین۔ محمد ابراہیم ونگنج شیخوپورہ

(۳) میرا بھتیجا عبدالسمیع قریشی ایف۔ ایس۔ سی (نان میڈیکل) اور میرا لڑکا لطیف احمد قریشی ایف۔ ایس۔ سی (میڈیکل) کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت ان بچوں کی نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں منظور احمد قریشی ٹائپ کارنر چوک نسبت روڈ لاہور

(۴) میرا بھائی عبدالسبحان سامی آج کل لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں داخل ہے اور آجکل اس کا اپریشن ہونے والا ہے احباب صحت یابی کیلئے دعا فرمائیں۔ ظہور الحق عباسی ترناب فارم۔ پشاور

(۵) میرا بھتیجی ناصر احمد ظفر امسال ایف۔ اے کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب اس کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کریں کہ خدا تعالے عزیز مذکور کو اپنے مقاصد میں کامیاب کرے اور خادم دین بنائے آمین۔ فضل کریم قمر کوٹ احمد خان ضلع شیخوپورہ

(۶) دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے مجھے اور میرے اہل و عیال کو اپنی رضا و خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز عبدالستار۔ بی۔ ایس۔ سی زراعت کا آخری امتحان دے رہا ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے اسے نمایاں کامیابی بخشے۔ محمد علی سیکرٹری مال شہر ڈیرہ غازی خاں

(۷) میرے والد چوہدری بشیر احمد صاحب سلطان پورہ لاہور دس پندرہ روز سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ دوستوں سے درخواست ہے کہ ان کی کامل صحت کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ چوہدری رشید احمد زعیم خدام الاحمدیہ حلقہ سلطان پورہ لاہور

(۸) میری چھوٹی ہمشیرہ کا میو ہسپتال لاہور میں ہاتھ کی جڑی ہوئی انگلیوں کا اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب جماعت بالخصوص درویشان قادیان کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپریشن کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (ظفر اقبال)

(۹) بندہ اس وقت بہت مشکلات میں مبتلا ہے۔ اور نہایت پریشان ہے (م)

مجالس خدام الاحمدیہ خیرپور ڈویژن کیلئے

میں نے قائدین مجالس خدام الاحمدیہ خیرپور ڈویژن کو خطوط لکھے۔ جواب نہ ملنے پر پریذیڈنٹ صاحبان سے بذریعہ خطوط گذارش کی گئی کہ مکمل پتہ جات اپنے مقامی قائدین کے ارسال فرمائیں۔ لیکن ان کا بھی جواب اب تک موصول نہیں ہوا۔ لہذا قائد صاحبان سے گذارش ہے کہ اپنا مکمل پتہ مندرجہ ذیل ایڈریس پر روانہ فرمائیں۔ پریذیڈنٹ صاحبان سے بھی گذارش ہے کہ وہ ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

نمبر	مقام	ضلع	نمبر	مقام	ضلع
۱	گوٹھ نتھے خاں	ضلع خیرپور	۸	طالب آباد	ضلع نواب شاہ
۲	جمال پور	″	۹	کوٹ مولا بخش	″
۳	کرنڈی	″	۱۰	گوٹھ محمد اکرم	″
۴	گوٹھ علی محمد	″	۱۱	گوٹھ نور محمد	″
۵	لاڑکانہ		۱۲	گوٹھ حاجی قمر الدین صاحب	″
۶	بسن باڑہ	ضلع لاڑکانہ	۱۳	گوٹھ امام بخش	″
۷	ٹھنڈو پوٹھو	″	۱۴	کنڈ یارو	″

احمد خاں بلوچ احمدیہ منزل براچ ٹاؤن سکھر

کھلاڑی خدام کے کوائف

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں تحریر ہے کہ وہ اپنی اپنی مجلس کے ان خدام کے مفصل کوائف دفتر مرکزیہ میں بھیجیں جو کہ فٹ بال والی بال۔ کرکٹ۔ کبڈی کشتی دوڑنا۔ اور اسی طرح دیگر انفرادی یا اجتماعی ورزشوں میں اچھے کھلاڑی تصور کئے جاتے ہوں دفتر مرکزیہ ایسے تمام خدام کے کوائف جمع کر رہا ہے۔ تاکہ یہ ریکارڈ بعد میں اگر ممکن ہو تو کتابی صورت دیا کر جائے۔ کوائف بھیجتے وقت مندرجہ ذیل پہلوؤں پر خصوصی روشنی ہو۔

نام۔ ولدیت۔ عمر۔ کس مجلس سے تعلق رکھتے ہیں۔ کون سی کھیل میں نام رکھتے ہیں۔ اگر کسی انعامی مقابلے میں سند یا کپ حاصل کیا ہو تو اس کی تفصیل۔ امید ہے آپ تمام اس طرف توجہ دیں گے۔ مہتمم ذہانت و صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

فضل عمر ہوسٹل تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں

مندرجہ ذیل کارکنوں کی ضرورت ہے۔ (۱) باورچی ایک (۲) نانبائی ایک۔ تجربہ کار کو جو کسی ہوسٹل وغیرہ میں کام کرتا رہا ہو ترجیح دی جائے گی۔ درخواستیں سپرنٹنڈنٹ فضل عمر ہوسٹل ربوہ کے نام آنی چاہئیں۔ (سپرنٹنڈنٹ فضل عمر ہوسٹل ربوہ)

طبابت سیکھنے کے خواہشمند توجہ فرمائیں

ایک مخیر دوست جو خیرپور ڈویژن میں طبابت کرتے ہیں کی خواہش ہے کہ وہ چند احمدی نوجوانوں کو اپنے پیشہ کی تعلیم دیں۔ دوران سکھلائی طالبعلم کو علاوہ کھانے اور رہائش کے انتظام کے پندرہ روپیہ ماہوار وظیفہ بھی دیں گے۔ امیدوار کی عمر ۲۰-۲۵ سال کے قریب ہو۔ کم از کم انگریزی مڈل تک تعلیم ہو۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ دیندار اور با اخلاق ہو۔ خواہشمند دوست اپنے کوائف سے دفتر امور عامہ کو اطلاع دیں۔ (ناظر امور عامہ ربوہ)

گھڑی کی تلاش

میری ایک رسٹ واچ ۶۹۵۳۵ Stainless Steel Bake $\frac{۴}{۵۶}$ ۱۲ کو گم ہو گئی ہے۔ اگر کسی دوست کو ملی ہو یا کسی وقت کوئی اطلاع ملے تو خاکسار کو مطلع فرما کر ممنون فرمایا جائے۔ گھڑی کی قیمت اندازاً ڈیڑھ صد روپیہ ہے۔ سید غلام غوث ربوہ

(م) براہ کرم احباب جماعت۔ اور بزرگان میری مشکلات اور مصائب کے دور ہونے کے لئے التزام سے دعا فرمائیں (نذیر محمد ڈنٹسٹ سلانوالی)

وصایا

(وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۹۱۷۱ میں میاں پیر محمد ولد میاں سجاول قوم ماچھی (؟) پیشہ امام الصلوٰۃ عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء ساکن مانگٹ اونچے ڈاکخانہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۸-۱۲-۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد قادیان سکنی اراضی۔ مکان پختہ ایک کوٹھڑی ایک احاطہ ۵ مرلہ میں کوٹھڑی مذکور واقعہ ہے۔ جس کی قیمت ۵۰۰/- روپے ہے ایک کیلہ اراضی واقعہ موضع اونچے مانگٹ جو قیمت خرید ۲۲۵/- روپے ہے۔ جو کل ۷۲۵/- روپے ہوئے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ ۶۰/- روپے سالانہ مجھے جماعت احمدیہ اونچے مانگٹ دیتی ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائداد پیدا کروں گا یا ملے گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ جو پیدا کروں گا اس کی اطلاع دیتا رہوں گا نیز ایک کیلہ اراضی ۱۰۰۰/- روپے کا میرے پاس رہن ہے۔ جس پر قرضہ ۵۰۰/- روپے ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ قرضہ منہا سمجھا جائیگا۔

العبد :- میاں پیر محمد ولد میاں سجاول ماچھی (؟) ساکن اونچے مانگٹ ضلع گوجرانوالہ
گواہ شد :- بقلم خود محمد عبد اللہ برادر موصی۔ گواہ شد :- چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا بقلم خود

نمبر ۱۴۳۴۶ میں رحیم بخش ولد منشی محمد بخش قوم بلوچ گبول پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چاہ گو سے والا ڈاکخانہ شہر سلطان ضلع مظفرگڑھ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۲۵-۲-۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری منقولہ و غیر منقولہ جائداد درج ہے ایک مکان قیمتی ۲۰۰/- روپے اور اراضی ایک بیگھہ زمین ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اس کے علاوہ میری ماہوار آمد بذریعہ ملازمت مبلغ ۸۹/- روپے ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

العبد :- رحیم بخش سکرٹری مال موصی بقلم خود
گواہ شد :- محمد بخش والد موصی بقلم خود
گواہ شد :- ولایت شاہ انسپکٹر وصایا دفتر وصیت ربوہ حال وارد چاہ گوسے والا۔

نمبر ۱۴۳۵۷ میں اعجاز احمد صاحب ولد ڈاکٹر محمد طفیل قوم جٹ گول پیشہ طالب علمی و ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی ڈاکخانہ کراچی ضلع کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۹-۳-۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں فی الحال میری کوئی جائداد نہیں صرف ابھی ۱۰۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں نیز میرے مرنے کے بعد جو بھی میری منقولہ یا غیر منقولہ جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ ربوہ مالک ہو گی۔

العبد :- اعجاز احمد معرفت چوہدری آفتاب احمد صاحب گورنر جنرل باڈی گارڈ کراچی
گواہ شد :- عبد الرحیم بیگ سکرٹری رشد و اصلاح کراچی۔
گواہ شد شمیم احمد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۴۳۳۸ میں شیخ عبد الرحمٰن خلف میاں حبیب الرحمٰن صاحب رض قوم شیخ قانونگو پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن حال منڈی ناندلیانوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵-۲-۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد زرعی قریباً ایک مربعہ عارضی مستقل الاٹ شدہ موضع لدھیکے اوتچہ ضلع شیخوپورہ تحصیل شاہدرہ میں ہے جو کہ اس کی سالانہ آمد مختلف ہوتی ہے اور قریباً ۳۰۰/- روپے سالانہ بحصہ آمد ... بٹائی ۱/۳ کے ہے۔ علاوہ کمیشن ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ میری ملازمت کی آمد مع ڈیرنس الاؤنس ۲۰۷/- روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار و سالانہ آمد زمینداری سے ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

العبد عبد الرحمٰن ایڈیشنل نائب تحصیلدار ساکن منڈی ناندلیانوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور
گواہ شد - ولایت شاہ انسپکٹر وصایا دفتر وصیت حال منڈی ناندلیانوالہ
گواہ شد :- محمد بخش پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شہر سلطان ضلع مظفرگڑھ بقلم خود

نمبر ۱۴۳۵۲ میں بشیر احمد ولد محمد علی صاحب قوم ڈوگر پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن نانو ڈوگر ڈاکخانہ مانگا براستہ کوٹ رادھاکشن ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۳-۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری منقولہ و غیر منقولہ جائداد حسب ذیل ہے غیر منقولہ اراضی ایک ایکڑ بارانی جس کی قیمت مبلغ دو صد روپے ہے۔ منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز اس کے علاوہ میری آمد ماہوار بذریعہ ملازمت مبلغ ۵۹/- صرف معہ مہنگائی الاؤنس ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہو گی۔

العبد بشیر احمد ولد محمد علی صاحب وصیت کنندہ
گواہ شد ناصر احمد برادر حقیقی موصی مذکور نانو ڈوگر ضلع شیخوپورہ - گواہ شد عبد الواحد مدرس سیکرٹری مال نانو ڈوگر ضلع شیخوپورہ

نمبر ۱۴۳۵۳ میں عبد الرحمٰن ولد میاں محمد عاشق صاحب قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر چالیس سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن نانو ڈوگر ڈاکخانہ مانگا براستہ کوٹ رادھاکشن ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۳-۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری منقولہ یا غیر منقولہ جائداد اس وقت تین کنال زمین جو دریا برد ہے جس کی قیمت مبلغ ۳۰/- روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں نیز اس کے علاوہ آمد بذریعہ تجارت سالانہ ۳۰۰/- روپیہ ہوتی ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی۔ — العبد بقلم خود عبد الرحمٰن
گواہ شد :- ولایت شاہ انسپکٹر وصایا
گواہ شد نذیر احمد مدرس نانو ڈوگر ضلع شیخوپورہ وصیت ۸۹۳۲

نمبر ۱۴۳۵۴ میں مسمی محمد بخش ولد غلام محمد قوم ارائیں پیشہ زمیندارہ عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن نانو ڈوگر ڈاکخانہ چوہنگ - ضلع لاہور -

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۳-۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - اس وقت میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے -- میری اراضی چاہی و بارانی ۶ ایکڑ ہے۔ جس کی کل قیمت اس وقت مبلغ ۴۰۰۰/- روپے ہے جو کہ زمین ۲۰۰۰/- پر مذکورہ زمین سے رہن بھی ہے باقی رقم ۲۰۰۰/- روپے بچے۔ اس کے علاوہ ایک رہائشی مکان خام جس کی قیمت اس وقت ۵۰/- روپے ہے۔ کل میزان ۲۰۵۰/- روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں - نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

العبد نشان انگوٹھا محمد بخش ولد غلام محمد
گواہ شد۔ بقلم خود محمد ابراہیم ڈوگر
گواہ شد۔ عبد الواحد سیکرٹری مال نانو ڈوگر ضلع شیخوپورہ -

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

مقصد زندگی و احکام ربانی - اسّی صفحہ کا رسالہ کارڈ آنے پر مفت عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

سرمہ مبارک - آنکھ کے جملہ امراض کا علاج، قیمت چھوٹی شیشی ۱/۴ بڑی شیشی ۲/۸ ● دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

مسئلہ کشمیر کے متعلق بغداد کونسل میں پاکستان کے موقف کی پر زور حمایت

رکن ممالک کے دفاعی استحکام کے لئے فوری اقدامات کی سفارش

تہران ۲۰ اپریل۔ معاہدہ بغداد کی وزارتی کونسل کے چار روزہ اجلاس کے خاتمہ پر ایک اعلان میں معاہدہ کے رکن ممالک کے دفاعی استحکام کے لئے "فوری اقدامات" کی سفارش کی گئی ہے۔ اعلان میں کشمیر اور فلسطین کے تنازعات کے جلد تصفیہ کی ضرورت پر بھی زور دیا گیا ہے

کل صبح معاہدہ بغداد کی وزارتی کونسل کے مکمل اجلاس میں کونسل کا آئندہ اجلاس اگلے سال جنوری میں کراچی میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے معاہدہ کی اقتصادی کمیٹی کا اجلاس بھی انہی دنوں کراچی میں ہوگا۔ اجلاس میں فوجی کمیٹی اور دوسری کمیٹیوں کی سفارشات بھی منظور کر لی گئیں۔

امریکہ معاہدہ بغداد کی تخریبی کارروائیوں کی روک تھام سے متعلق کمیٹی کا بھی مکمل رکن بن گیا ہے اقتصادی کمیٹی میں پہلے بھی شرکت کر چکا ہے اور معاہدہ بغداد سے مستقل سیاسی رابطہ رکھتا ہے امریکہ نے پہلی تخریبی سرگرمیوں کی روک تھام کے متعلق کمیٹی میں مبصر کی حیثیت سے شامل ہونے کا فیصلہ کیا تھا۔ اور امریکی مبصر نے اعلان کیا تھا کہ وہ واشنگٹن سے منظوری حاصل کرنے کے بعد مکمل رکن کی حیثیت سے اس کمیٹی میں امریکہ کی شرکت کا اعلان کر دیں گے۔ امریکہ کو اس کمیٹی میں مکمل رکن کی حیثیت سے شامل کرنے کی غرض سے غیر ممبروں کی مختلف کمیٹیوں میں شمولیت کے متعلق معاہدہ کے ضابطہ میں معمولی ردوبدل بھی کیا گیا ہے۔

مسئلہ کشمیر

کل تیسرے پہر کونسل کا ایک اجلاس مشترکہ اعلان کے متن کا مسودہ تیار کرنے کی غرض سے منعقد ہوا تھا۔ بعض مبصرین نے خیال ظاہر کیا تھا کہ برطانیہ اعلان میں مسئلہ کشمیر کے تذکرہ کی مخالفت کرے گا۔ وزیر اعظم محمد علی نے کل برطانوی وزیر دفاع سے طویل ملاقات کی اور بالآخر انہیں رضامند کر لیا۔

کل رات کونسل کے خفیہ اجلاس میں جب وزیر اعظم محمد علی نے کشمیر کا مسئلہ پیش کیا تو ترکی اور عراق کے وزرائے اعظم نے پاکستان کے موقف کی پر زور حمایت کی۔ ایران کے وزیر اعظم مسٹر حسین اعلیٰ اور امریکی مبصر

مسٹر رائے ہینڈرسن نے بھی اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا۔ معاہدہ بغداد کی وزارتی کونسل کے اجلاس میں مسئلہ کشمیر پر غور کو وزیر اعظم اور وزیر خارجہ پاکستان سفارتی سرگرمیوں کا رہین اور پاکستان کی فتح قرار دیا جا رہا ہے۔

موثق ذرائع نے بتایا ہے کہ وزیر اعظم محمد علی نے اس اجلاس میں کھری کھری سنائیں۔ مسٹر محمد علی نے کہا کہ ایشیائی ممالک کو اصل خطرہ روسی پروپیگنڈے سے نہیں کیونکہ ایشیائی ممالک کے لوگ روسی عزائم اور چالاکیوں سے پوری طرح آگاہ ہیں۔ البتہ غیر جانبدار ملکوں کے ایشیائی عوام پر اثر انداز ہونے کا زیادہ امکان ہے۔ ان حالات میں معاہدہ کے رکن ممالک کو اس سلسلہ میں کوئی ٹھوس رویہ اختیار کرنا چاہئے۔

سیکرٹریٹ

آخری اجلاس میں معاہدہ کے سیکرٹریٹ کو مضبوط کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس فیصلہ کے مطابق تمام رکن ممالک سیکرٹریٹ کے بجٹ کے لئے مساوی رقوم ادا کریں گے۔ سردست سیکرٹریٹ کے اعلیٰ آفیسر سیکرٹری جنرل ہوں گے۔ لیکن سیاسی اقتصادی تعلقات عامہ اور تخریبی سرگرمیوں کی روک تھام سے متعلق شعبوں کے لئے نائبین کا تقرر بھی عمل میں لایا جائیگا۔ سیکرٹری جنرل وزیر یا سفیر کے عہدے کا ہوگا۔ سیکرٹریٹ کا عملہ پانچوں رکن ممالک کی حکومتوں کی سفارشات پر لیا جائے گا۔

واضح مقاصد

معاہدہ بغداد کی وزارتی کونسل کے دوسرے اجلاس کے بعد اب معاہدہ کا مستقبل ایک نئے دور سے ہمکنار ہو گیا ہے اور اس تنظیم کے بعض مقاصد واضح طور پر سامنے آ گئے ہیں۔ معاہدہ کے اقتصادی پہلوؤں پر خاص زور دیا گیا ہے اور آثار و شواہد اس امر کے آئینہ دار ہیں کہ یہ معاہدہ ایک ہم آہنگ اقتصادی یونٹ بن جائے گا اور رکن ممالک مختلف شعبوں میں ایک دوسرے کے بہت قریب آ جائیں گے (۱۲)

ضرورت رشتہ

میرے ایک احمدی دوست کے لئے غریب دیہاتی رشتہ درکار ہے ہاتھ سے کھانا بنانے کا شوق سلیم الطبع اور صحت ور ہونا چاہیئے یہ دوست گورنمنٹ سروس میں ایک ہزار روپیہ تنخواہ پاتے ہیں جائداد بھی رکھتے ہیں۔ (آر۔ اے معرفت ناظر امور عامہ ربوہ)

حادثہ جھمپیر کی تحقیقاتی رپورٹ شائع کر دی گئی

حادثے کی فوری وجہ آئل ایکسپریس کے گارڈ اور ڈرائیور کی لاپرواہی

کراچی ۲۰ اپریل۔ حکومت نے حادثہ جھمپیر کی وجوہ معلوم کرنے کے لئے جو تحقیقاتی عدالت قائم کی تھی۔ اس کی رپورٹ کل حکومت پاکستان کے ایک غیر معمولی گزٹ میں شائع کر دی گئی ہے۔ یاد رہے کہ یہ حادثہ ۱۴ جنوری ۱۹۵۴ء میں ہوا تھا۔ اس میں [illegible] افراد ہلاک ہوئے تھے۔

رپورٹ مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر ایس اے رحمان نے ترتیب دی ہے۔ گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ چیف جسٹس کی سفارشات کے پیش نظر ریلوے ڈویژن نے ریلوے منتظمین کو ہدایات جاری کر دی ہیں کہ وہ کارکردگی کو زیادہ بہتر اور زیادہ مضبوط بنائیں۔ اس سلسلہ میں مسٹر جسٹس رحمان نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ بعض ریلوے ملازمین کی شہادت قلمبند کرتے وقت انہوں نے محسوس کیا ہے۔ کہ ریلوے سے متعلقہ قوانین کے متعلق ان کی واقفیت ادھوری ہے یا وہ انہیں پوری طرح نہیں سمجھتے

رپورٹ میں تجویز پیش کی گئی ہے کہ کارکردگی کے امتحانات سخت کر دیئے جائیں۔ اور ان کی تعداد بڑھا دی جائے جیسے فی الحال یہ امتحانات ہر تین سال کے بعد ہوتے ہیں۔ ان امتحانات کے درمیان ریفریشر کورس منعقد کرنے کی تجویز بھی پیش کی گئی ہے۔

رپورٹ کے مطابق حادثہ ۲ ڈاؤن میل اور ۵۰۵ اپ آئل ایکسپریس کے ایک ویگن کے درمیان تصادم کی وجہ سے پیش آیا۔ یہ ویگن گاڑی سے الگ ہو کر پٹڑی سے اتر گیا تھا اور اس نے ڈاؤن لائن کا راستہ بند کر دیا تھا۔

اور اس طرح گرم ایکسل حادثہ کی اصل وجہ تھا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اگر آئل ایکسپریس کے ڈرائیور عبد الصمد اور گارڈ نعیم الدین لاپرواہی نہ برتتے تو اس حادثہ کو روکا جا سکتا تھا۔ اسلئے نتیجہ یہ اخذ کیا گیا ہے کہ حادثہ کی فوری وجہ ان دو ملازمین کی اپنے فرائض کی بجا آوری میں کوتاہی تھی۔

رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ ریلوے حکام نے حادثہ کے بعد جو امدادی اقدامات کئے وہ تسلی بخش تھے۔ اس حادثہ میں دس افراد جو شدید مجروح ہو گئے تھے وہ مناسب علاج اور دیکھ بھال سے صحت یاب ہو گئے حادثہ میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۱۰ اور ۲۰ کے درمیان بیان کی جاتی ہے۔ اگر حادثہ کا شکار ہونے والے ڈبوں کی گنجائش کے حساب سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد نکالی جائے۔ تو وہ ۱۱۶ بنتی ہے۔ اسلئے ہلاک شدگان کی تعداد کو ۱۳۰ کے لگ بھگ قرار دیا گیا ہے۔

۴ اقتصادی ترقی

کونسل نے اقتصادی پہلو کے متعلق ایک عملی پارٹی کی تشکیل کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ اس پارٹی کا اجلاس اسی سال جون میں تہران میں منعقد ہوگا۔ اس اجلاس میں معاہدہ کے دو یا اس سے زیادہ رکن ممالک کے مشترکہ ترقیاتی منصوبوں پر غور کیا جائے گا۔ اور ان منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے وسائل و ذرائع معلوم کئے جائیں گے۔

قابل رشک صحت اور طاقت

قرص نور

جملہ شکایات کمزوری ضعف دل و دماغ، دل کی دھڑکن، پیشاب کی کثرت تمام جسمانی کمزوری، اور چہرہ کی زردی کا بفضلہ تعالیٰ یقینی زود اثر اور مستقل علاج قیمت چار روپے ملنے کا پتہ: ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

حب تبلی مقوی دل، مقوی اعصاب و دماغ دافع نسیان مالیخولیا و ہسٹریا کا بے نظیر علاج ۲۵/- روپے دواخانہ خدمت خلق ربوہ